بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف   مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 05۔ ماہ احسان 1394 ہجری شمسی بمطابق جون 2015ء

قرآن کریم

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ. اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَھُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ. (البقرۃ:۱۸۴۔۱۸۵)

ترجمہ: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔“

(از ترجمہ۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث مبارکہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

”جو کوئی رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے گا، اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

(بخاری کتاب الصوم ۔باب من قام رمضان...)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روزہ کی فرضیت

”اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا۔ اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563، 564۔ ایڈیشن 2003۔ انڈیا)

مشعلِ راہ

روزوں کا اصل مقصد تقویٰ کا حصول ھے

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ ہمیں پھر محض اور محض اپنے فضل سے ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ ایک مہینہ جو اپنی بے شمار برکات لے کر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں تمہارے پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ کس لئے فرض کیا گیا ہے؟ کیا اس لئے کہ تم صبح سے شام تک بھوکے رہو؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اصل چیز یہی تقویٰ ہے جو بے شمار برکات کا حامل بناتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں کہ:

’ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ تبتّل اور انقطاع کا مطلب ہے کہ خدا سے لَو لگانا اور دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دینا۔ گویا کہ ان دنوں میں ایسی حالت ہو کہ ان میں دنیا کی خواہشات سے تعلق توڑ کر صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر عمل اور کوشش ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ’پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے‘ فرمایا کہ ’جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔‘ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 123۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یو کے)

پس ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ دے، ان دنوں میں پہلے سے بڑھ کر اس کی تسبیح کرے۔ اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا نہ صرف اظہار کرے بلکہ اپنے عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے تبھی روزوں کا فیض حاصل ہوتا ہے اور تبھی اس مقصد کو انسان حاصل کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ تم تقویٰ اختیار کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو۔

آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 458 مسند ابی ہریرة حدیث نمبر 9214 عالم الکتب بیروت 1998ء)

لیکن یہ آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ تب بنتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان اپنے ہر عمل کو کرے ۔خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اپنے سامنے رکھے۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں دن اور رات گزارنے کی کوشش کرے ۔تقویٰ پر چلے تقویٰ کے بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہوں پر توجہ دلائی ہے اور فرمایا جو اس سوچ کے ساتھ روزے رکھے کہ تقویٰ اختیار کرنا ہے، ذکر الٰہی اور دعاؤں کے ساتھ اپنے دن رات گزارنے ہیں، اپنی عبادتوں کے حق کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے تو اللہ نے فرمایا کہ یہ روزہ پھر میری خاطر ہے اور پھر میں ہی اس کی جزا ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ۔۔۔حدیث 7492)

یعنی ایسے روزے دار پھر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ ان کی نیکیاں عارضی وقتی اور رمضان کے مہینے کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ حقیقی تقویٰ کا ادراک ان کو ہو جاتا ہے۔ یہ نیکیاں پھر رمضان کے بعد بھی جاری رہتی ہیں۔ ایسے لوگ پھر ایک رمضان کو اگلے رمضان سے ملانے والے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اور اس کوشش سے اس رمضان میں سے گزرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا تقویٰ عارضی نہ ہو ۔ہمارے روزے صرف سطحی نہ ہوں۔ بھوکے پیاسے رہنے کے لئے نہ ہوں۔ رمضان کی روح کو سمجھے بغیر صرف ایک دوسرے کو رمضان مبارک کہہ کر پھر رمضان کی روح کو بھول جانے والا ہمارا رمضان نہ ہو بلکہ تقویٰ کا حصول ہمارے سامنے ہر سحری اور ہر افطاری کے وقت ہو۔ دن بھر کا ذکر الٰہی اور رات کے نوافل ہمیں تقویٰ کی راہیں دکھانے والے ہوں۔ ہم اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کا جواب اسی طرح الٹا کر دینے والے نہ ہو جائیں۔ اس کے بجائے ہم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کے جواب میں خاموش ہو جائیں۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے یہ جواب دیں کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ ہر زیادتی کے جواب میں اِنِّیْ صَائِمٌ کے الفاظ ہمارے منہ سے نکلیں (صحیح البخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث 1894)‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2014 تا 31 جولائی 2014۔ صفحہ 5، 6)

حضرت خلیفة المسیح الاولؓ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری

حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی کا بیان ہے کہ

’’ایک مرتبہ ایک ہندو بٹالہ سے آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میری اہلیہ سخت بیمار ہے۔ از راہ نوازش بٹالہ چل کر اسے دیکھ لیں۔ آپؓ نے فرمایا۔ حضرت مرزا صاحبؑ سے اجازت حاصل کرو۔ اس نے حضرت کی خدمت میں درخواست کی۔ حضورؑ نے اجازت دی۔ بعد نماز عصر جب حضرت مولوی صاحبؓ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضورؑ نے فرمایا کہ ’’امید ہے آپ آج ہی واپس آ جائیں گے‘‘۔ عرض کی، بہت اچھا۔ بٹالہ پہنچے۔ مریضہ کو دیکھا۔ واپسی کا ارادہ کیا مگر بارش اس قدر ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے۔ ان لوگوں نے عرض کی کہ حضرت! راستے میں چوروں اور ڈاکوؤں کا بھی خطرہ ہے۔ پھر بارش اس قدر زور سے ہوئی ہے کہ واپس پہنچنا مشکل ہے کئی مقامات پر پیدل پانی میں سے گزرنا پڑے گا۔ مگر آپ نے فرمایا خواہ کچھ ہو۔ سواری کا انتظام بھی ہو یا نہ ہو۔ میں پیدل چل کر بھی قادیان ضرور پہنچوں گا کیونکہ میرے آقا کا ارشاد یہی ہے کہ آج ہی مجھے واپس قادیان پہنچنا ہے۔ خیر یکہ کا انتظام ہو گیا اور آپ چل پڑے۔ مگر بارش کی وجہ سے راستہ میں کئی مقامات پر اس قدر پانی جمع ہو چکا تھا کہ آپ کو پیدل وہ پانی عبور کرنا پڑا۔ کانٹوں سے آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے مگر قادیان پہنچ گئے۔ اور فجر کی نماز کے وقت مسجد مبارک میں حاضر ہو گئے۔ حضرت اقدسؑ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا مولوی صاحب رات بٹالہ سے واپس تشریف لے آئے تھے۔ قبل اس کے کوئی اَور جواب دیتا آپ فوراً آگے بڑھے اور عرض کی حضور! میں واپس آ گیا تھا۔ یہ بالکل نہیں کہا کہ حضور! رات شدت کی بارش تھی، اکثر جگہ پیدل چلنے کی وجہ سے میرے پاؤں زخمی ہو چکے ہیں اور میں سخت تکلیف اُٹھا کر واپس پہنچا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ بلکہ اپنی تکالیف کا ذکر تک نہیں کیا۔‘‘ (حیات نور صفحہ 189۔ ایڈیشن 2003۔ انڈیا)

ماسٹر اللہ دتہ صاحبؓ سیالکوٹی کا بیان ہے کہ:

’’۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے کہ میں دارالامان میں موجود تھا۔ ان دنوں ایک نواب صاحب حضرت خلیفة المسیح الاولؓ کی خدمت میں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جن کے لئے ایک الگ مکان تھا۔ ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحبؓ کے پاس آئے جن میں ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں۔ اس لئے نواب صاحب کا منشا ہے کہ آپ اُن کے ہمراہ وہاں تشریف لے جائیں۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے فرمایا کہ میں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے۔ اگر وہ مجھے بھیج دے تو مجھے کیا انکار ہے۔ پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار مسجد میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا۔ حضورؑ نے فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحبؓ کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے لیکن مولوی صاحبؓ کے وجود سے ہزاروں لوگوں کو ہر وقت فیض پہنچتا ہے۔ قرآن وحدیث کا درس دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں ایک دنیاداری کے کام کے لئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔

اس دن جب عصر کے بعد درس قرآن مجید دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا۔ مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے اور وہ یہ کہ میں ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت اس قسم کا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر ہم نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر بھی وہ انکار نہیں کریگا‘‘۔

(حیات نور صفحہ 186۔ 187۔ ایڈیشن 2003۔ انڈیا)

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ سے مروی ہے کہ:۔

’’ایک دفعہ راولپنڈی سے ایک غیر احمدی صاحب آئے جو اچھے متمول آدمی تھے اور انہوں نے حضرت اقدسؑ سے درخواست کی کہ میرا فلاں عزیز بیمار ہے۔ حضور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو اجازت دے دیں کہ آپؓ میرے ساتھ راولپنڈی تشریف لے چلیں اور اس کا علاج کریں۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم مولوی صاحبؓ کو یہ بھی کہیں کہ آگ میں گُھس جاؤ یا پانی میں کود جاؤ تو اُن کو کوئی عذر نہیں ہوگا۔ لیکن ہمیں بھی تو مولوی صاحبؓ کے آرام کا خیال چاہئے۔ ان کے گھر میں آج کل بچہ ہونے والا ہے۔ اس لئے میں ان کو راولپنڈی جانے کے لئے نہیں کہہ سکتا۔ مولوی شیر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد حضرت مولوی صاحبؓ حضرت صاحبؑ کا یہ فقرہ بیان کرتے تھے اور اس بات پر خوش ہوتے تھے کہ حضرت صاحبؑ نے مجھ پر اس درجہ اعتماد ظاہر کیا ہے۔‘‘

(حیات نور صفحہ 186۔ ایڈیشن 2003۔ انڈیا)

تبلیغی سرگرمیاں۔ جماعت احمدیہ جرمنی

گزشتہ چند ماہ میں جرمنی میں منعقد ہونے والی چند اسلام وقرآن کے بارے میں نمائشوں کا تذکرہ

جماعت Göttingen

Göttingen شہر اپنی ذات میں کئی خصوصیات کا حامل شہر ہے یہ ہنوور اور کاسل کے درمیان خوبصورت قدرتی مناظر پہاڑیوں اور وادیوں پر مشتمل 11689 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے جس کو 1360ء میں علیحدہ شہر کا درجہ ملا بعض روایات کے مطابق 1150ء میں درجہ ملا۔ 2013 میں اس کی آبادی 116,891 تھی اس شہر کی وجہ شہرت اس میں پائی جانے والی قدیم یونیورسٹی ہے۔

علمی لحاظ سے یہ شہر خاص شہرت کا حامل ہے 1683ء میں پیدا ہونے والے جارج دوئم برطانیہ کے بادشاہ (برطانیہ کا یہ آخری بادشاہ تھا جو برطانیہ سے باہر پیدا ہوا)۔ اس بادشاہ نے 1737ء میں Göttingen میں ایک یونیورسٹی کی بنیاد رکھی۔ جس میں کئی بادشاہ اور بااثر اور مشہور شخصیات نے تعلیم حاصل کی۔ اب یہ یورپ کی مشہور ترین یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے جو اعلیٰ علمی تحقیق کے لئے سند کے طور پر جانی جاتی ہے۔ اب اس یونیورسٹی کا پھیلاؤ بہت بڑھ چکا ہے اس وقت اس میں 28 ہزار سے زائد طلباء وطالبات زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ جب سے نوبل پرائز کا سلسلہ شروع ہوا ہے آج تک اس یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے 49 احباب کو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں کارکردگی کے اعزاز میں نوبل انعام مل چکے ہیں۔

ماہ جنوری 2015ء میں اس قدیمی یونیورسٹی میں جماعت احمدیہ جرمنی کو پہلی دفعہ 5 روزہ اسلام وقرآن کے بارے میں نمائش لگانے کی توفیق ملی الحمدللہ علی ذلک۔

مکرم شاہد کلیم صاحب لوکل سیکرٹری صاحب تبلیغ نے اس نمائش کی تیاری تین ماہ قبل شروع کی۔ اللہ کے فضل اور حضورِ انور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل Göttingen یونیورسٹی کے اندر نمائش لگانے کے لئے نہایت مناسب اور برموقع 500 مربع میٹر سے زائد جگہ مل گئی۔

اس نمائش کے 15 ہزار دعوت نامے اور 200 سے زائد پوسٹر پرنٹ کئے گئے۔ شہر اور گردونواح میں مشہور اور مصروف جگہوں (جس کا رقبہ تقریباً 35 کلومیٹر تک پھیلا ہوا تھا) پر پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ شہر کے تمام سکولوں کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ سرکاری وغیر سرکاری اداروں تک پہنچائے گئے اسی طرح مختلف دکانوں لائبریریوں اور بڑی بڑی مارکیٹوں میں رکھوائے گئے۔ نیز اخبارات میں بھی اس دعوت نامے کو شائع کیا گیا۔

مورخہ 4 نومبر کو بعد نمازِ فجر خاکسار کے ساتھ اسسٹینٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم محمود احمد ناصر صاحب نمائش لگانے کے لئے بیت السبوح سے نمائش کا سامان لیکر دعا کے ساتھ روانہ ہوئے۔ 225 کلومیٹر سفر کرنے کے بعد 11 بجے جب ہم یونیورسٹی پہنچے تو مکرم شاہد کلیم صاحب سیکرٹری تبلیغ اور صدر جماعت مکرم سیّد فوز العظیم صاحب اور تقریباً 20 سے زائد احباب جماعت کے ساتھ ملکر اس نمائش کو خوبصورت انداز میں تیار کیا گیا۔

اللہ کے فضل سے پانچ دنوں میں اس نمائش کو 8100 مرد وخواتین نے وزٹ کیا اور آنحضرت ﷺ کی سیرت پر مشتمل کتاب محمدؐ 1800 Visiters نے لی۔ اسی طرح 1600 سے زائد مہمانوں نے The world crisis and the way to peace کتاب لی۔ اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر مشتمل 3000 سے زائد لٹریچر بھی لوگوں نے حاصل کیا۔

1000 سے زائد لوگوں نے اس نمائش میں 3 گھنٹے سے زائد وقت گزار الٹریچر کا مطالعہ کیا اور مختلف سوالات کئے۔ دو مختلف گروپس کے ساتھ بھی تین تین گھنٹے کی میٹنگ ہوئی۔ اللہ کے فضل سے مقامی اخبارات میں اس نمائش کے بارہ میں روزانہ شائع ہوتا رہا۔ یونیورسٹی ریڈیو نے بھی خبریں نشر کیں۔ محترم سفیر الرحمٰن صاحب ناصر مبلغ سلسلہ ریجنل مبلغ کا انٹرویو کئی اخباروں اور ریڈیو پر بھی نشر ہوتا رہا۔

اس نمائش کو دیکھنے کے لئے آنے والے مہمانوں کو صحیح رنگ میں جماعت احمدیہ کے بارے میں بتانے کے لئے محترم سفیر الرحمٰن ناصر صاحب، محترم ملک عثمان نوید صاحب اور 4 مبلغین کرام کے علاوہ مکرم عمران عزیز صاحب، مکرم محمود احمد ناصر صاحب اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ اور مقامی احباب جماعت کے علاوہ Hannover,Kassel اور دور دراز کی جماعتوں سے بھی ایسے نوجوان تشریف لائے جن کو جماعت کا تعارف کروانے کا تجربہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے یہ نمائش بہت کامیاب رہی اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ لاکھوں افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ نمائش سے قبل ایک مقامی اخبار نے جماعت احمدیہ کے تعارف میں ایک آرٹیکل شائع کیا۔ ایک اخبار جس کی اشاعت ایک لاکھ 26 ہزار ہے میں بھی اس نمائش کا تفصیلی اشتہار دیا گیا۔

نمائش دیکھنے کے بعد بعض احباب نے اپنے نیک جذبات کا بھی اظہار کیا جن کا مختصراً ذکر ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی کی ایک طالبہ نے نمائش دیکھنے اور محترم شکیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ سے بات کرنے کے بعد کہا کہ اسلام اتنا اچھا مذہب ہے ہمیں تو آج تک اس کا پتہ نہیں تھا کہ ایک جماعت احمدیہ بھی ہے ہم تو اپنے گردونواح میں ہمیشہ اسلام کے خلاف ہی سنتے رہے اور اسی طرح میڈیا میں بھی اسلام کا غلط چہرہ پیش کیا جاتا ہے آپ کا موٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" بہت خوب ہے اور مجھے یہ نمائش دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔

ایک ایرانی طالبعلم کی مکرم محمود ناصر صاحب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی آخر پر اُس نوجوان نے کہا کہ آپ نے مجھے اسلام کے متعلق اتنی معلومات دیں ہیں جن کا میں نے آج تک مطالعہ نہیں کیا تھا۔۔۔ جاتے ہوئے انہوں نے عرب دستور کے مطابق ماتھا چوما جو بہت پیار کا اظہار کیا۔

3000 لوگوں نے ہماری نمائش کی تصاویر کھینچی اور 5000 افراد ایسے تھے جنھوں نے نمائش کے مختلف موضوعات پر لگے ہوئے بینروں کو تفصیل سے پڑھا۔

ایک عورت نمائش دیکھنے کے لئے جونہی نمائش کے ایریا میں داخل ہوئی فوراً اپنا موبائل نکالا اور اپنی سہیلی کو فون کیا اور پوچھا کہ تم کہاں ہو۔ یہاں اتنی خوبصورت نمائش لگی ہوئی ہے جلدی آؤ۔

اللہ کے فضل سے جو دوست بھی اس نمائش کو دیکھ کر گئے اگلے روز اپنے دوستوں کو ضرور ساتھ لیکر آئے۔ اس نمائش میں 62 زبانوں میں تراجم قرآن کریم بھی رکھے گئے تھے طالبعلموں نے اپنی اپنی زبان میں قرآن کریم دیکھے تو بہت خوش ہوئے اور قرآن کریم ہاتھ میں لیکر علیحدگی میں پڑھنے لگ جاتے۔

نمائش کے آخری دن یونیورسٹی کے صدر اور نائب صدر اور دیگر کارکنان نے نمائش کا دورہ کیا اور اسے ظاہری لحاظ سے بھی اور مضامین کے اعتبار سے بھی بہت پسند کیا اور بڑے قرآن کریم کے ساتھ تصاویر اتروائیں اور یونیورسٹی کے میگزین میں شائع کیں اسی طرح یونیورسٹی کے انٹرل ریڈیو پر بھی محترم امام صاحب کا انٹرویو نشر ہوتا رہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس نمائش کو لگانے میں محنت و معاونت کرنے والے تمام احباب جماعت کو جزائے خیر سے نوازے جنہوں نے صبح سے لیکر شام تک بغیر کسی وقفے کے اس قدر مخلوق کے سوالات کے جواب دیئے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا اللہ تعالیٰ اُن کے اخلاص میں برکت عطا فرمائے اور دین ودنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

جماعت Iserlohn

مکرم بشارت محمود صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر کرتے ہیں کہ ماہ فروری 2015ء میں ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 19 فروری تا 22 فروری تین دن کے لئے اسلام وقرآن نمائش لگانے کی توفیق ملی۔

تیاری وپلاننگ

ہال کی بکنگ ونمائش کے جملہ انتظامت کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ حضورِ انور کی خدمت میں نمائش کی کامیابی کے لئے دعائیہ خطوط لکھے گئے۔ اللہ کے فضل سے تمام افراد جماعت نے مل کر 7000 دعوت نامے مختلف طریقوں اور ذریعوں سے تقسیم کئے مشہور چوراہوں، داخلی و خارجی رستوں اور اہم جگہوں اور دفاتروں میں 120 پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ شہروں کی لائبریریوں میں بھی دعوت نامے رکھوائے گئے۔ مورخہ 18 فروری کو شہر کی طرف سے شائع ہونے والے اخبار جو ہر گھر میں جاتا ہے اُس میں جماعت کے تعارف کے

Vol. 20 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 04
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

ساتھ اسلام وقرآن کے بارے میں نمائش کی تفصیل اور مقصد پر مضمون شائع ہوا جس کے ذریعہ تمام شہر میں پیغام پہنچا۔مکرم محمد سلطان غفور صاحب نے شہر کے میئر اور 6 سیاستدانوں کو اس نمائش کے افتتاح کے لئے مدعو کیا۔

شہر کا تعارف

یہ نمائش Hemer شہر کے کلچرل ہال میں منعقد کی گئی۔یہ شہر صوبہ (NRW) یعنی Nordrhein-Westfalen کے جنوب میں واقع ہے یہ شہر سولہویں صدی سے قائم ہے جدید شہر کی بنیاد 1910ء میں رکھی گئی۔شہر کی کل آبادی 38000 کے قریب ہے۔

Hemer شہر میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے احباب 1980ء کی دہائی کے اوائل میں یہاں آباد ہوئے پہلے اس جماعت کا نام Menden ہوا کرتا تھا پھر جماعت میں احباب کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جماعت کا نام Menden Lüdenscheid رکھا گیا آج کل اس کا نام Iserlohn ہے۔

افتتاحی تقریب

اللہ کے فضل سے اس شہر میں دوسری مرتبہ ہماری جماعت کا اسلام وقرآن نمائش لگانے کی توفیق ملی اس سے قبل اس شہر میں 2013ء میں نمائش لگائی گئی تھی۔

اس نمائش کے مہمانان خصوصی میں مکرم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ، شہر کے میئر صاحب اور 6 مختلف سیاسی پارٹیوں کے ممبران تھے۔آنے والے معزز مہمانوں کو امیر صاحب نے نمائش کا تعارف کروایا اور ہر پوسٹر کے سامنے کھڑے ہو کر اسلامی تعلیمات کی تفصیلات بتائیں۔

شام 6 بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ نمائش کا افتتاح ہوا بعد میں مکرم محمد سلطان صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ایم ٹی اے جرمن سٹوڈیو کی تیار کردہ جماعتی تعارف پر مبنی ویڈیو دکھائی گئی۔جناب میئر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وقت کی ضرورت ہے کہ بین المذاہب و کلچرل پروگراموں کا مل کر انعقاد کیا جائے۔قیام امن کی جو باتیں ہم اپنے شہر میں کرتے ہیں وہ ساری دنیا تک نہیں پہنچ سکتیں البتہ ہم جماعت احمدیہ کے علمی اقدامات اور اسلامی تعلیمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور عزت کرتے ہیں اور امن کے خواہاں ہیں۔

مکرم نیشنل امیر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ کچھ طاقتیں اسلام کے نام کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپنے انسانیت سوز مقاصد کے حصول میں کوشاں ہیں جن کا اسلام کی حقیقی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں اسلام امن کا نام ہے اور امن کی بہترین تعلیم اسلام ہی دیتا ہے ایک مسلمان کبھی کسی انسان کو قتل نہیں کر سکتا۔

اس نشست میں مہمانوں کے ساتھ بات چیت کے دوران ان کے طرف سے ہونے والے سوالات کے جوابات بھی دیئے جاتے رہے۔یہ سلسلہ رات 8 بجے تک جاری رہا۔

تین دن کی اس نمائش میں مختلف موضوعات پر لیکچرز کا بھی اہتمام کیا گیا ایک لیکچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق ہوا جس کو محترم مربی سلسلہ سیّد سلمان احمد شاہ صاحب نے پیش کیا اور مہمانوں کے سوالات کے جواب دیئے اللہ کے فضل سے تین روزہ نمائش میں کل 124 مہمان تشریف لائے اور نمائش کو بہت پسند کیا۔تمام مہمان جاتے ہوئے لٹریچر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی کتابیں ساتھ لیکر گئے۔

آخر پر تمام احباب جماعت جنہوں نے اس نمائش کو لگانے میں ہماری معاونت کی اُن کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکتیں عطاء فرمائے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔آمین

(تحریر وترتیب۔مکرم صفوان احمد ملک صاحب۔معاون شعبہ تبلیغ جرمنی)

تبلیغی رپورٹ - عربی ڈیسک

جماعت جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب۔مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی 2015 کے موقع پر تین سو (300) سے زائد غیر از جماعت عرب مہمانوں نے شرکت کی۔خدا کے فضل سے ان میں سے اکثر جلسہ کے ماحول اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات سے بہت متاثر ہوئے۔جلسہ سالانہ کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے سولہ 16 بیعتیں ہوئیں۔اور دوران سال کل 30 عربوں کو اسلام احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔اسپین فرانس اور ہالینڈ سے ہونے والی بیعتیں اس کے علاوہ ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات میں تقریباً 480 حاضری تھی.جن میں سے جرمنی سے 300 کے قریب غیر از جماعت عرب نے شرکت کی۔

☆جلسہ کے دوران دو اجتماعی مجالس سوال وجواب ہوئیں.جبکہ گروپوں کی شکل میں انفرادی تبلیغ کا سلسلہ تینوں دن صبح سے رات گئے تک چلتا رہا۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد اکثر مہمان بہت متاثر اور خوش تھے.حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات سے قبل صرف دو بیعتیں ہوئیں.لیکن جلسہ کے تیسرے دن لوگوں نے خود بیعت کی خواہش کا اظہار کیا۔اور چودہ 14 بیعتیں ہوئیں۔

☆مشرقی جرمنی سے آئے ہوئے تین مہمانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔بیعت کے بعد کہنے لگے۔کہ ہمیں جماعت کے بارے میں پہلی دفعہ یہاں آ کر علم ہوا۔لیکن تمام باتیں سن کر اور حضرۃ خلیفۃ المسیح کی شخصیت کو دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا ہرگز مشکل نہیں تھا۔ہمیں بہت خوشی ہو رہی ہے۔ہم واپس جا کر اپنے تمام دوستوں کو احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔

☆ایک شامی نوجوان بیعت کرنے کے بعد جب واپس گھر پہنچے تو انکے چچا نے جماعت اور جلسہ کے بارہ میں ان سے پوچھا۔تو تمام عقائد جو انہوں نے سنے تھے۔اپنے چچا کے سامنے بیان کئے۔اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا احوال اور اپنی بیعت کا بھی ذکر کیا۔جلسہ کے اگلے دن ہی خاکسار کو فون آیا کہ میرے چچا خدا تعالیٰ کے فضل سے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ مجھے جماعت احمدیہ کی صداقت پر کوئی شک نہیں۔اور میں فوراً اس مبارک جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

☆اسی طرح ایک اور شامی ڈاکٹر جو جلسہ سالانہ میں شامل تھے۔جلسہ کے بعد خاکسار سے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہنے لگے۔کہ خدا کی قسم ایسی منظم تنظیم میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی۔ہم تو چھ بندوں کو سنبھال نہیں سکتے اور یہاں چالیس ہزار کے قریب لوگ مگر کوئی دھکم پیل نہیں۔ہر مہمان کا بہترین خیال رکھا گیا۔میں تہہ دل سے حضرت مرزا احمد صاحبؑ اور آپ کے خلیفہ کا احترام اور عزت کرتا ہوں۔میں نے براہین احمدیہ مکمل پڑھی ہے.خدا کی قسم انیسوی صدی میں اسلام کے دفاع میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔نہ عرب میں اور نہ کسی اور ملک میں۔اور جس طرح حضرت میرزا صاحبؑ نے اسلام کا دفاع کیا مسلمانوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔میں یقین سے کہہ رہا ہوں۔کہ وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محبّ اور عاشق تھے۔اور میری دعا ہے کہ آپ کی جماعت ترقی کرتی رہے۔انہوں نے بیعت تو نہیں کی مگر جماعت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے بہت متاثر ہیں.دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی بھی توفیق دے.آمین!

☆ایک عراقی مکرم محمد الکعبی صاحب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عربوں کی ملاقات کے دوران بات ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے بہت زیادہ متاثر تھے۔خاکسار کو بلا کر انہوں نے درخواست کی کہ وہ صرف ایک یادومنٹ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے علیحدگی میں ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔مگر انکو جلد واپس بلجیم جانا پڑا۔انہوں نے جماعت کی تمام کتب کے تین سے چار سیٹ مانگے ہیں۔ایک اپنے دفتر کے لئے اور باقی عراق بھجوانے کے لئے۔خاکسار کو انہوں نے مندرجہ ذیل massege بذریعہ WhatsApp بھیجا کہ

،، حضرة ميرزا مسرور احمد المعظم. تواضعكم من صفات الأنبياء وهذا دليل صدق رسالتكم الإنسانية شكرًا سيدي على تكريمي للتحدث أمام مقامكم العالي. محمد الكعبي رئيس المكتب السياسي لجبهة عشائر العراق.،،

ترجمہ: مکرم حضرت میرزا مسرور احمد! آپ کی عاجزی انبیاء کی صفات میں سے ہے.اور یہ آپ کی انسانیت کے پیغام کی سچائی کی دلیل ہے.سیدی آپ نے مجھے بات کرنے کا شرف بخشا اس کا بہت شکریہ محمد الکعبی.

(از مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب۔مربی سلسلہ۔انچارج عربی ڈیسک جماعت جرمنی)